بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر —— یوم یک شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۴ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش | ۷ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ | ۱۴ مارچ ۱۹۴۳ء | نمبر ۶۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳- امان ۱۳۲۲ ہش- حضرت اُمّ المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے- احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ::

کل خطبۂ جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا جس میں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے سورۂ فاتحہ کی تفسیر بیان کی- اور بتایا- کہ یقین ہی تمام برائیوں سے بچنے اور نیکیوں میں ترقی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے- اس سلسلہ میں نمازوں کی باقاعدگی پر خصوصیت سے زور دیا ::

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب تبدیلی آب و ہوا کے لئے باہر گئے ہیں- تا اطلاع ثانی آپ کا پتہ معرفت خان صاحب شیخ نعمت اللہ صاحب سب ڈویژنل افسر برج ورکس بیاس ہوگا ::

روزنامہ الفضل قادیان —— ۷ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب کا ترجمہ زبان انگریزی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دُنیا میں جو علمی خزائن لٹائے- اور معارف کے دریا بہائے ہیں- ان کی قدر وقیمت کے بارہ میں کسی احمدی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں- اور نہ ہی اس بارہ میں کچھ عرض کرنے کی حاجت ہے- کہ حضور علیہ السلام کے پیدا کردہ لٹریچر سے دُنیا کو آگاہ کرنا کس قدر ضروری ہے- یہ ایسی باتیں ہیں- جنہیں ہر احمدی بخوبی سمجھتا- اور اس بارہ میں اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتا ہے- اگر ہم اس آبِ حیات کو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ نازل فرمایا- دُنیا تک نہ پہنچائیں- تو دُنیا کی اس سے محرومی کے نتیجہ میں روحانی و اخلاقی موت کی ذمہ واری سے ہم بچ نہیں سکتے ::

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حاصل کردہ علوم کو دُنیا کی ہر قوم اور ہر ملک تک پہنچانا ہمارا فرض ہے- اور اس لئے ہر زبان میں ترجمہ ہونا ضروری ہے- لیکن فی الحال اور نہیں تو کم سے کم انگریزی زبان میں تو ضرور ترجمہ ہونا چاہیئے- یورپ اس وقت جہنم کا نمونہ پیش کر رہا ہے- اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے ایک گزشتہ خطبہ میں یہ فرما چکے ہیں "اس بات کو بھی یاد رکھو- کہ موجودہ جنگ کے بعد ایک عظیم الشان خلا پیدا ہو جائے گا- ایسا خلا کہ اس سے پہلے ایسا خلا بہت کم پیدا ہوا ہے- اور خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے- کہ خلا کبھی قائم نہیں رہ سکتا- بلکہ وہ ضرور پُر کیا جاتا ہے- پس وہ عظیم الشان خلا جو ایشیا اور یورپ میں پیدا ہونے والا ہے- اس کو کوئی نہ کوئی قوم ضرور پُر کرے گی- اور اس حقیقت کا وہی قوم دُنیا کے مستقبل کی ذمہ وار قرار دی جاسکتی ہے- جس قوم کو یہ توفیق مل جائیگی- کہ وہ اس خلا کو بھر دے- اسی قوم کو یہ توفیق بھی ملے گی- کہ وہ آئندہ دُنیا کی راہنما بنے- ہم نہیں جانتے- کہ ہمارے لئے خدا تعالیٰ نے کیا مستقبل مقدر کیا ہوا ہے- لیکن ہم یہ ضرور جانتے ہیں- کہ اس خلا کا مذہبی حصہ پُر کرنا خدا تعالیٰ نے ہمارے ذمہ رکھا ہوا ہے" (الفضل ۵ ستمبر ۱۹۴۲ء)

جنگ کے بعد تعمیر جدید کے مسائل پر غور کرنے کے لئے انگلستان میں ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی- اس نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ "مذہبی اثر کے زوال اور عقیدہ کی کمزوری کی وجہ سے لوگوں کے ذہن میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے- اس امر کا حقیقی خطرہ ہے کہ یہ خلا شائد ایک قسم کی جذباتی مادیت سے پُر ہو جائے- جو روسی اصل کی نقل ہوگی" (صدق یکم مارچ ۱۹۴۳ء)

اس سے ظاہر ہو سکتا ہے- کہ ہمارے سامنے کس قدر عظیم الشان کام ہے- یورپ کے لوگوں کے ذہن میں جو خلا پیدا ہو رہا ہے- تحقیقاتی کمیٹی کے بیان کے مطابق اس کی وجہ مذہبی اثر کا زوال اور عقیدہ کی کمزوری ہے- جماعت احمدیہ کی بعثت کی غرض و غایت دُنیا میں نہ صرف مذہب- بلکہ صحیح اور سچے مذہب کو دُنیا میں قائم کرنا ہے- اور مادہ پرست دنیا کو آستانہ الہٰی پر جھکانا ہے- اس غرض کی تکمیل کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے زیادہ مؤثر حربہ اور کوئی نہیں ہو سکتا- اس خلا کو پُر کرنے کے متعلق اپنی ذمہ واری کو ادا کرنے کی تیاریوں سے ہم میں سے کسی ایک کو ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہونا چاہیئے- اور اس تیاری کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے انگریزی ترجمہ کو خاص اہمیت حاصل ہے- احباب کرام کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوگی- کہ اس وقت تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض کتب کے تراجم ہو چکے ہیں "مسیح ہندوستان میں"- "آئینہ کمالاتِ اسلام"- "چشمۂ معرفت"- "تجلیاتِ الہٰیہ"- "تذکرۃ الشہادتین" "چشمۂ مسیحی" کا ترجمہ جناب قاضی عبد الحمید صاحب ایڈیٹر "سن رائز" اور "کشتی نوح" کا ترجمہ جناب خان بہادر چودھری ابو الہاشم خان صاحب کر چکے ہیں- براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ترجمہ ہو رہا ہے- اور نظارت دعوت و تبلیغ کے شعبۂ نشر و اشاعت کے سامنے اب ان تراجم کو چھپوانے کا سوال ہے- بے شک کاغذ اور دیگر سامانِ طباعت گراں ہو رہا ہے- مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ موتیوں اور جواہرات کی نسبت کوئی چیز گراں نہیں ہو سکتی- بعض کتب کی اشاعت کا انتظام تو ہو چکا ہے- مثلاً حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے صاحبزادہ میاں محمد احمد خان صاحب نے کارخانہ میک ورکس کی طرف سے کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے انگریزی ترجمہ کی اشاعت کے لئے مبلغ ایک ہزار روپیہ نظارت دعوت و تبلیغ کو دیا ہے- کتاب "چشمۂ مسیحی" کی اشاعت کا انتظام غالباً جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کریں گے- "تجلیاتِ الہٰیہ" کی طباعت کے لئے لفٹیننٹ ملک محمد صادق صاحب محلہ دارالرحمت قادیان نے مبلغ دو صد روپیہ دیا ہے- آج کل جنگی ٹھیکوں اور ملازمتوں کی وجہ سے ہمارے بہت سے احباب کی آمدنیوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی اضافہ ہو چکا ہے- ایسے تمام احباب کو چاہیئے- کہ ایسی کشائش کے وقت میں اس اہم کام کو مدنظر رکھیں- جس کا بوجھ جنگ کے بعد جماعت احمدیہ کے کندھوں پر خاص طور پر پڑنے والا ہے- اس کے لئے سامان مہیا کرنے میں مدد دیتے رہیں- اور اس طرح دُنیوی نفع کے ساتھ ساتھ رُوحانی منافع بھی حاصل کرتے جائیں- معلوم ہُوا ہے- کہ ان تراجم میں سے "آئینہ کمالاتِ اسلام" اور "چشمۂ معرفت" کے تراجم کی اشاعت پر دوسری کتب کے تراجم کی نسبت بوجہ زیادتی حجم زیادہ خرچ آئے گا- یعنی ان میں سے ہر ایک قریب قریب اڑھائی ہزار روپیہ کی لاگت سے طبع ہو سکے گی- جماعت کے مخلص احباب کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے- اور اس کے لئے اپنی رقوم یا وعدے نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کے دفتر میں ارسال کرنے چاہئیں ::

جماعت احمدیہ قادیان کے اجتماع میں پاس شدہ قرارداد

قادیان ۱۲ مارچ۔ آج بعد نماز جمعہ مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل جنرل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قادیان کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق آراء پاس کیا گیا۔

جماعت احمدیہ قادیان کا یہ اجتماع پنجاب گورنمنٹ کے اس حکم کی سخت مذمت کرتا ہے۔ جس کے رو سے اس نے کواپریٹو سٹورز میں ذخیرہ شدہ اناجوں کے نرخ بڑھا کر غرباء کے لئے سخت مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ جب گندم کا کنٹرول تھا۔ اور اس کا نرخ کم و بیش ۵ روپے فی من تھا۔ تو اس وقت تجارت پیشہ لوگ ڈر کے مارے معمولی سی زیادتی پر قناعت کرتے ہوئے لوگوں کی ضرورت پورا کرتے تھے۔ لیکن اب جبکہ کنٹرول اٹھایا گیا تھا۔ تو گورنمنٹ کو غریب پبلک کی بہبودی مقدم رکھنی چاہیئے تھی۔ اور نرخ معتدل رکھ کر نیک مثال قائم کرنی چاہیئے تھی۔ مگر گورنمنٹ بجائے اس کے خود تاجر بن گئی۔ اور گندم کے نرخوں کو قیمت خرید سے تقریباً دوگنا کر دیا۔ اور تاجروں نے بھی کھلے بندوں نرخ بڑھا دیئے۔ گویا حکومت پنجاب نے نہ صرف خود لوگوں سے دوگنا قیمت وصول کرنا چاہی۔ بلکہ تاجروں کو بھی آزادی دے دی۔ کہ وہ بھی جو نرخ چاہیں رکھیں۔ اس سوء تدبیر سے غریبوں کو چکی کے دو پاٹوں میں پیس دیا ہے۔ سو حکومت کا یہ طریق عمل سخت نقصان دہ اور قابل افسوس ہے۔ اس لئے یہ اجتماع حکومت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ پبلک کی بدحالی کا فوراً کسی نیک تدبیر سے تدارک کرے۔

چندہ جلسہ سالانہ کے بقائے جلد وصول کئے جائیں

۳۰ راپریل ۱۹۴۳ء کو مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ لہذا ۳۰ راپریل سے قبل بقایا چندہ جلسہ سالانہ وصول کر کے داخل خزانہ کرائیں۔ (ناظر بیت المال)

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی قبولیت دعا کا ثبوت میرے ایک غیر احمدی دوست عبد المنان صاحب کئی سالوں سے یونیورسٹی کے امتحانوں میں ناکام ہوتے چلے آتے تھے۔ ایک دن انہوں نے اثنائے گفتگو میں اپنی گزشتہ ناکامیوں پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کامیابی کی کوئی تدبیر دریافت کی۔ میں نے انہیں محنت اور دعا کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا۔ کہ نہیں کچھ اور بھی بتاؤ۔ میں نے کہا کہ ہاں ایک بات ہے۔ آپ ہمارے خلیفۃ المسیح کو دعا کے لئے تحریر کریں۔ مجھے یقین کامل ہے۔ کہ آپ حضور کی دعا سے ضرور کامیاب ہوں گے۔ اس پر انہوں نے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ اب خدا کے فضل اور حضور کی دعا کی برکت سے انہیں غیر متوقع طور پر کامیابی ہوئی ہے۔ اور وہ حضور کے بے حد مداح ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے سینہ کو کھولے۔ اور انہیں قبول احمدیت کی توفیق بخشے۔ خاکسار فضل وہاب ابوبکر کٹک اڑیسہ

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

نبی سب ہوئے موت کا جب شکار
یہ ہے وحی اُنکی جو خود تھے مسیح[1]

تو اوروں کا کیا ہے بھلا یاں شمار
"مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار"
(الہام)

[1] یعنی مردوں کو زندہ کرنے والے

تصحیح حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی نظم جو "دعائے من" کے عنوان سے ۱۲۔ مارچ کے پرچہ میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے بند نمبر ۱۳ کے دوسرے مصرع میں "حیا" کے بعد لفظ "تھا" نہیں۔ بلکہ "وفا" ہے۔

درخواست ہائے دعا (۱) ملک بشیر احمد خان صاحب عزیز سمندر پار گئے ہوئے ہیں۔ اور ان کی اہلیہ اقبال خانم صاحبہ قلعہ صوبہ سنگھ اور ان کے بھائی ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب بیمار ہیں۔ (۲) چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری کی لڑکی فریم بیگم صاحبہ سخت بیمار ہیں (۳) شیخ فضل حسین صاحب قادیان کی لڑکی چھ سات ماہ سے شدید بیمار ہے۔ ان کی صحت و عافیت کے لئے اور (۴) مسعود احمد و امانت اللہ صاحبان لاہور چھاؤنی کی امتحانات میں کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

پتہ مطلوب ہے (۱) جمعدار غلام حیدر خان صاحب ولد مجید اللہ خان صاحب قوم افغان ساکن مینی تحصیل صوابی ضلع پشاور صوبہ سرحد جو پچھلے دنوں میں حیدر آباد دکن میں محکمہ پولیس میں تھے۔ اور وہاں سے تبدیل ہو کر کسی دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔ (۲) نیز خواجہ عبد الواحد صاحب انصاری سب انسپکٹر پولیس جو تھانہ کوڈنگل ضلع گلبرگہ ریاست حیدر آباد دکن میں ملازم تھے وہاں سے تبدیل ہو کر کسی دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔ ان دونوں کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ یا اگر خود ان کی نظر سے یہ اعلان گزرے۔ تو مہربانی کر کے بہت جلد دفتر ھذا کو اطلاع دیں۔ ناظر بیت المال قادیان

ضرورت ہے (۱) ضلع سرگودھا کی ایک جماعت کے لئے ایک ایسے عمر رسیدہ دوست کی ضرورت ہے۔ جو علاوہ امامت کے فرائض سرانجام دینے کے بچوں کو قرآن مجید پڑھا سکتا ہو گزارہ کا معقول انتظام کر دیا جائے گا۔ ضرورت مند اپنی درخواستیں معہ تصدیق مقامی جماعت احمدیہ دفتر ھذا میں بھجوا دیں۔ (۲) احمدیہ پرائمری سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے لئے ایک جے وی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ ضرورت مند اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق مقامی جماعت احمدیہ جلد از جلد دفتر ھذا میں بھجوا دیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

امتحان اخلاق احمد

نازک طفل ہر سانچہ میں ڈھل سکتا ہے اس کی معصوم و بے لوث فطرت ہر رنگ کو قبول کر سکتی ہے۔ آپ کیوں نہ اسے اللہ کا رنگ دینے اور باری تعالےٰ کے خاص اپنے دست قدرت سے تیار کئے ہوئے نمونوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں؟ اس امر کے لئے آپ اپنے لخت جگر یا زیر تربیت طفل کو رسالہ اخلاق احمد پڑھا دیں۔ اور ۳۰ ماہ شہادت کے امتحان میں شریک کریں

خاکسار مہتمم شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جنگ میں افسر بھرتی ہونے والے دوستوں کے پتے مطلوب ہیں

جو احمدی نوجوان جنگ کے دوران میں فوج میں لفٹیننٹ یا اس سے کسی اعلےٰ رینک میں بھرتی ہوئے ہوں۔ ان کے موجودہ پتے نظارت بیت المال کو مطلوب ہیں۔ لہذا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان نوجوانوں کے رشتہ داروں کا فرض ہے۔ کہ ان کے موجودہ ایڈرسوں سے ناظر بیت المال کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ اگر خود ان نوجوانوں کی نظر سے یا ان کے کسی دوست کی نظر سے یہ اعلان گزرے۔ تو وہ مطلوبہ اطلاع جلد مہیا فرمائیں۔

نوٹ۔ I.M.S. میں بھرتی ہونے والے ڈاکٹر بھی شامل ہیں۔ ناظر بیت المال

۱۴ مارچ کو ہر جگہ جلسہ ہائے سیرت النبیؐ پوری شان و شوکت سے منائے جائیں

اعلان تعطیل ۱۴ مارچ کو یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب سعید کی وجہ سے تعطیل کے باعث ۱۵ مارچ کی صبح کو الفضل شائع نہ ہوگا۔ اگلا پرچہ ۱۶ مارچ کی صبح کو شائع ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔ (منیجر)

یوم الفرقان

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں۔ خلافت ثانیہ کے آغاز اور جنگ بدر کی تاریخ میں عجیب تطابق

اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت امسال سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کیلئے ۱۴ مارچ کی تاریخ تجویز کی گئی۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ان جلسوں کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ان پہلوؤں کو مقرر کیا ہے جو جنگوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ میدان جنگ سے تعلق رکھنے والے اخلاق فاضلہ کے علاوہ کسی ایک جنگ کے حالات بیان کرنا بھی ان جلسوں کا موضوع قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ ۱۴ مارچ کو اتوار ہے اور ہماری ملکی حکومت کے دفاتر و اداروں میں اتوار کو چھٹی ہوتی ہے۔ اسلئے یہ جلسے اس تاریخ کو مقرر کئے گئے ہیں۔

۱۴ مارچ کی تاریخ سلسلہ احمدیہ میں ایک اہم تاریخ ہے کیونکہ خلافت ثانیہ کا آغاز اسی تاریخ سے ہوا ہے۔ انتیس ۲۹ برس گزرے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ کہ خلیفے بنانا میرا کام ہے۔ اور جسے میں خلافت کی ردا پہناؤں اُسے کوئی معزول نہیں کر سکتا۔ جماعت احمدیہ کے حق میں ظاہر ہوا۔ اسوقت بعض غلط کار بھائیوں نے خیال کیا کہ "نوجوان محمود" کی خلافت چند روزہ بات ہے، جماعت تو ہمارے اثر کے نیچے ہے لیکن انتیس ۲۹ برس کا طویل و پیہم زمانہ اور جماعت کی مسلسل ترقی گواہ ہے کہ ان لوگوں کا زعم باطل تھا۔ کوئی نہیں جو خدا کے ارادہ کو روک سکے۔ اسلئے جب کبھی ۱۴ مارچ کا دن آتا ہے تو احمدی جماعت کے لئے خوشی کا پیغام لاتا ہے۔ اس دن اس میمون و پُر سعادت خلافت پر ایک اور سال پُورا ہونے کے باعث مومنوں کے دل گداز ہو کر آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز ہوتے ہیں تا خدائے قدوس آنیوالے سال کو بیش از پیش خیر و برکت کا موجب بنائے۔ پس ۱۴ مارچ کا دن اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کیلئے ایک امتیازی دن ہے۔ اور اس سال فخر موجودات سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے بیان کیلئے ہندوستان اور بیرون ہند میں جو جلسے قرار پائے ہیں۔ انکی تاریخ بھی ۱۴ مارچ تجویز ہوئی ہے۔ اس لحاظ سے یہ تاریخ اور بھی مبارک ہو گئی ہے۔ کیونکہ اصل بات یہی ہے کہ اچھے کام کے باعث ہی دن اور تاریخیں بابرکت ہوا کرتی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان پرور حالات زندگی کا بیان کرنا نہایت ہی نیک کام ہے۔ جس دن یا تاریخ میں یہ نیک کام واقع ہوگا وہ یقیناً مبارک دن ہوگا۔

علاوہ ازیں ۱۴ مارچ کو ایک اور اہم خصوصیت حاصل ہے۔ اور وہ یہ کہ اسلامی غزوات میں سے اہم ترین جنگ جسے قرآن مجید نے الفرقان کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔ یعنی جنگ بدر۔ وہ اسی تاریخ ۱۴ مارچ کو واقع ہوئی تھی چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے ابن ہشام ابن سعد اور توفیقات کے حوالے سے جنگ بدر کی تاریخ بدیں الفاظ بیان فرمائی ہے۔ کہ:۔

"رمضان ۲ھ کی سترہ تاریخ اور جمعہ کا دن تھا۔ اور عیسوی حساب سے ۱۴ مارچ ۶۲۳ء تھی" (سیرۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حصہ دوم صفحہ ۱۴۲ و ۱۴۳)

اس حساب کے رُو سے آج پورے ایک ہزار تین سو بیس برس گزرے۔ جب خطۂ عرب میں بدر کے مقام پر کفر کی فوجیں اور اسلامی لشکر بالمقابل صف آراء ہوئے تھے۔ کفر کو اپنے ساز و لشکر اور آزمودہ کار سپاہیوں پر ناز تھا۔ اور اسلام کا بانی (اس پر خدا کے بے شمار ولاتعداد درود و برکات نازل ہوں) اپنی ننھی سی جمعیت کے ساتھ خدائے واحد کی تائید و نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے کفر کے سامنے سینہ سپر تھا۔ جنگ ہوئی اور نہایت خوفناک ہوئی۔ مشرک قریش نے شرک کی حمایت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ مسلمانوں نے خدا کے نام پر اپنی جانوں کو پیش کر دیا۔ آخر خدا کا کلمہ بلند ہوا۔ اور اس کا فرمودہ حق ثابت ہوا۔ خدا کے حکم سے ملائکہ کی تائید مسلمانوں کے شامل حال تھی۔ چنانچہ اس موقعہ پر اساطین شرک کام آئے۔ اور بُت پرستی کے ستون ریزہ ریزہ ہو گئے۔ توحید کا پودہ پنپنے، نشوونما پانے، بڑھنے، اور لہلہانے لگا۔ یہ پہلا دن تھا۔ جب کافروں نے اسلامی قوت کا احساس کیا۔

یہ پہلا دن تھا جب مومنوں نے دیکھ لیا۔ کہ خدائی وعدوں کے پورا ہونے کا وقت آن پہنچا۔ اور آسمانی بادشاہت کے دن کی صبح افق مشرق سے نمودار ہو گئی ہے۔ اسی روز یعنی ۱۴ مارچ کو قصر روحانیت کی محسوس بُنیاد رکھی گئی۔ اور کفر و شرک کی عمارت میں تزلزل شروع ہو گیا۔ پس یہ دن سچ مچ یوم الفرقان ہے۔ اور اس سال کے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے مقررہ عنوان کے لحاظ سے یہی موزوں ترین دن تھا۔ چنانچہ مشیت ایزدی نے اپنی خاص حکمت کے ماتحت اسی تاریخ کو ان جلسوں کے لئے مقرر کروا دیا۔

کیا مُبارک ساعت تھی جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان کرنے کے لئے جلسوں کی تجویز فرمائی۔ اور اسے ایسے رنگ میں چلایا۔ کہ اپنے تو اپنے بیگانے بھی پیارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں رطب اللسان ہونے لگے۔ اور ہر گلی کوچے شہر اور بستی میں محمدیت کا چرچا ہونے لگا۔ یقیناً یہ سب کچھ خدائی منشا کے ماتحت ہوا۔ اور خلافت ثانیہ کی صداقت پر ایک زبردست گواہ ہے۔ اللھم صل علے محمد و آلہ وسلم

خاکسار ابو العطاء جالندھری

پیشگوئی دربارہ پنڈت لیکھرام صاحب

میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے چودہ ۱۴ روشن نشان

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں — اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار (مسیح موعود)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو پنڈت لیکھرام صاحب کے بارہ میں جو نشان دیا گیا وہ ہندوؤں کے لئے خصوصاً اور دیگر اقوام کے لئے عموماً اسلام اور احمدیت کی حقانیت اور زندہ مذہب ہونے کا ایک زبردست ثبوت ہونے کی وجہ سے "فرقان" کہلانے کا مستحق ہے۔ دراصل یہ نشان بہت سے نشانات پر حاوی ہے جس کی کسی قدر تفصیل درج ذیل ہے:۔

پہلی پیشگوئی یہ تھی۔ کہ پنڈت لیکھرام صاحب کی موت واقع ہو جائے گی۔ جیسا کہ حضور عربی میں فرماتے ہیں۔ "فبشرنی ربی بموتہ" (کرامات الصادقین صفحہ آخری) اور اسی سال یعنی ۲۲ ستمبر ۱۸۹۳ء کو اُردو میں بھی فرمایا "پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی پیشگوئی جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے" (شہادۃ القرآن صفحہ ۸ بار پنجم)

دوسری پیشگوئی پنڈت صاحب کی موت کی پیشگوئی یوں بھی پوری ہو سکتی تھی کہ وُہ کسی دریا میں غرق ہو جاتے۔ یا جل جاتے یا انہیں درندہ کھا جاتا وغیرہ مگر آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ ۱۸۹۳ء کے آخر میں جو نظم ہے اس کا ایک شعر یہ ہے

الا اے دشمن نادان و بے راہ — بترس از تیغ بُران محمد

سو حضور فرماتے ہیں کہ "بترس از تیغ بُران محمد۔ جو صاف بتلا رہا ہے جو لیکھرام کا انجام یہی تھا۔ کہ وُہ قتل کیا جائے" (استفتاء اردو صفحہ ۱۶)

تیسری پیشگوئی یہ تھی۔ کہ یہ موت کی پیشگوئی چھ برس کے اندر پوری ہوگی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ "وبشرنی ربی بموتہ۔ فی ستۃ سنین" (کرامات الصادقین ٹائیٹل آخر) اس پر شاہد ہیں۔

چوتھی پیشگوئی یہ کہ پنڈت لیکھرام صاحب کے قتل کا واقعہ عید کے متصل دن کو ہوگا۔ جیسا کہ حضور کے اس شعر سے ظاہر ہے "وبشرنی ربی وقال مبشرا۔ ستعرف یوم العید والعید اقرب" (کرامات الصادقین صفحہ ۵۴)

پانچویں اور چھٹی پیشگوئی یہ کہ یہ واقعہ قتل کسی مہینہ کی ۶ تاریخ کو اور پھر چھ بجے ہوگا جیسا کہ الہام "یقضی امرہ فی ست۔ یعنی چھ میں اس کا کام تمام کیا جائے گا" (استفتاء صفحہ ۱۷ حاشیہ) سے واضح ہے چنانچہ پنڈت لیکھرام صاحب ۶ مارچ کو اور پھر دن کے چھٹے ہی گھنٹے میں زخمی ہوئے تھے۔

ساتویں پیشگوئی ہو سکتا تھا۔ کہ قاتل ایک وار میں پنڈت لیکھرام صاحب کا سر تن سے جدا کر دیتا۔ مگر ایک پیشگوئی یہ بھی تھی۔ کہ پنڈت لیکھرام عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔۔۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالات اسلام) چنانچہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو ۶ بجے شام قاتل نے پنڈت لیکھرام صاحب کے پیٹ میں چھری بھونکی۔ مگر ان کی موت کہیں رات کے ۲ بجے ہوئی۔ تا وہ ۸ گھنٹے تک پیشگوئی کے بموجب "معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت" "عذاب شدید" بھی محسوس کر سکیں

آٹھویں اور نویں پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۲ اپریل ۱۸۹۳ء کے اس کشف سے ظاہر ہے۔

جس کے آخر میں ایک شخص آپ سے آکر پوچھتا ہے کہ "لیکھرام کہاں ہے" اور پھر حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "یہ یکشنبہ کا دن اور ۴ بجے صبح کا وقت تھا۔" (برکات الدعا ٹائیٹل صفحہ ۴)

اس کشف میں بتادیا گیا ہے۔ کہ پنڈت صاحب کی موت ہفتہ و اتوار کی درمیانی شب کو اور اتوار کو ۴ بجے صبح سے پہلے پہلے واقع ہو چکی ہوگی۔ اور اس وقت کا پتہ کشف میں یہ کہہ کر بتا دیا گیا ہے۔ کہ "لیکھرام کہاں ہے"؟

دسویں پیشگوئی اس نشان کے پورا ہونے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کا ظاہر ہونا تھا۔ مثلاً فرمایا (الف) "یہ پیشگوئی اتفاقی نہیں۔ بلکہ اس عاجز نے خاص اسی مطلب کے لئے دعا کی جس کا یہ جواب ملا۔ اور یہ پیشگوئی مسلمانوں کے لئے بھی نشان ہے" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء) (ب) ومنها ما دعا ربی واستجاب دعائی فی رجل مفسد عدو اللہ ورسولہ المسمی لیکھرام الفشاوری واخبرنی انہ من الھالکین انہ کان یسب نبی اللہ ویتکلم فی شانہ بکلمات خبیثۃ فدعوت علیہ فبشرنی ربی بموتہ فی ست سنین ان فی ذالک لآیۃ للطالبین (کرامات الصادقین ٹائیٹل آخر) (ترجمہ) یعنی میرے نشانات میں سے ایک وہ ہے جو خدا نے مجھ سے وعدہ کیا۔ اور میری دعا کو ایک مفسد اور اللہ و رسول کے دشمن لیکھرام پشاوری کے متعلق سنا اور مجھے خبر دی۔ کہ وہ ہلاک کیا جائے گا۔ کیونکہ وہ رسول اللہ صلعم کو گالیاں دیتا۔ اور آپ کی شان میں گندے الفاظ بولتا تھا۔ سو میں نے اس پر بد دعا کی۔ تو خدا تعالٰے نے مجھے بشارت دی۔ کہ وہ چند سال میں مر جائیگا اس میں حق کے طالبوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

گیارھواں نشان اس پیشگوئی میں یہ تھا۔ کہ آپ کے بالمقابل پنڈت لیکھرام صاحب کے بچاؤ کے لئے تمام آریہ سماج کی دعائیں ہرگز مقبول نہ ہوں گی۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے شائع کرتے وقت ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا کہ "اب آریوں کو چاہیئے کہ سب ملکر دعا کریں۔ کہ یہ عذاب ان کے اس وکیل سے ٹل جائے"۔ (حاشیہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

بارھواں نشان اس پیشگوئی کے اندر یہ تھا۔ کہ اس پیشگوئی کے وقوع کے وقت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی زندہ ہوں گے۔ تاکہ وہ بھی اس نشان کو دیکھ سکیں۔ چنانچہ حضور نے ان کو مخاطب کرکے اشعار میں فرمایا تھا۔ کہ:

الا ایھا الواشی الام تکذب
وتکفر من ھو مومن وتونب
والیت انی مسلم ثم تکفر
فاین الحیا انت امرؤ اعقب
وبشرنی ربی وقال مبشرا
ستعرف یوم العید والعید اقرب
وسوف تری انی صدوق موید
ولست بفضل اللہ ما انت تحسب
(کرامات الصادقین صفحہ ۵۴)

آخری شعر کے پہلے مصرع کا مطلب یہ ہے کہ اے مولوی محمد حسین بٹالوی تو بھی عنقریب اس نشان کے وقوع پذیر ہونے پر دیکھ لے گا۔ کہ میں صادق اور مؤید من اللہ ہوں۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی زندگی میں ہی پنڈت لیکھرام صاحب کے قتل کا نشان پورا ہوا۔

تیرھواں نشان اس میں یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سر سید احمد خان صاحب علی گڑھی کو بھی جو دعاؤں کی قبولیت سے منکر تھے اس نشان سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"ایکہ گوئی گر دعاہا را اثر بودے کجاست
سوئے من بشتاب بنمایم ترا چوں آفتاب
ہاں مکن انکار زیں اسرار قدرت ہائے حق
قصہ کوتاہ کن ببیں از ما دعائے مستجاب"
دیکھو صفحہ ۲-۳-۴ سرورق"
(برکات الدعا صفحہ ۲۹)

اور پھر اس رسالہ کے "سرورق" کے صفحات پر پنڈت لیکھرام صاحب کے بارہ میں اپنا نشان اور ۲ اپریل ۱۸۹۳ء کا کشف بھی درج کیا۔ اور اس طرح سر سید احمد خان صاحب کو پنڈت صاحب کے بارہ میں پورا ہونے والے اس نشان کو دعائے مستجاب کا تازہ ثبوت قرار دے کر اس سے استفادہ کی بھی تلقین فرمائی۔ اب اگر سر سید احمد خانصاحب اس نشان کے پورا ہونے سے پہلے ہی وفات پا جاتے۔ تو ان کے لئے یہ نشان اور دعائے مستجاب کا ثبوت ہرگز نہ ہو سکتا تھا۔ مگر اس عبارت سے واضح ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام کے موت کے نشان کے پورا ہونے تک سر سید احمد خانصاحب علی گڑھی بھی زندہ رکھے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع پذیر ہوا۔

چودھواں نشان۔ ہو سکتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد یہ نشان پورا ہو۔ مگر حضور علیہ السلام کو فرمایا گیا "ستعرف یوم العید والعید اقرب" کہ تو عنقریب خوشی کے دن کو پہچان لے گا۔ اور وہ عید کے ساتھ کا دن ہوگا۔ اس میں یہ بھی خبر دیدی گئی تھی۔ کہ اس نشان کے وقوع کے وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی زندہ ہونگے۔

الغرض پنڈت لیکھرام صاحب سے متعلقہ پیشگوئی کوئی

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۴۲۳۔ منکہ شریفہ بیگم بنت عبد الرحیم عرف پوہلا قوم کشمیری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد یکصد روپیہ۔ الامۃ شریفہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد عبد الرحیم بحروف گورمکھی۔ گواہ شد قمر الدین مولوی فاضل قادیان:۔

نمبر ۶۴۲۳۔ منکہ جمعدار عزیز احمد ولد عبد الرحمٰن صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد مبلغ ۴۵ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد کی کمی بیشی جو بھی ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی انجمن مذکور کو کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو بھی جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت مذکورہ انجمن کے حق میں کرتا ہوں۔ العبد جمعدار عزیز احمد ۱۵/۴ پنجاب رجمنٹ جھول کیمپ سندھ۔ گواہ شد جمعدار محمد اشرف ہارٹر پلاٹون کی نڈرز ۱۵/۴ پنجاب جھول کیمپ سندھ گواہ شد شیر ولی صوبیدار ۱۵/۴ پنجاب رجمنٹ جھول کیمپ سندھ:۔

نمبر ۶۴۲۷۔ منکہ نور بیگم زوجہ حکیم شریف احمد صاحب قوم کھوکھر عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن درگانوالی۔ ڈاکخانہ ہنسول پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد صرف یکصد روپیہ ہے۔ جو میرے خاوند حکیم شریف احمد صاحب کے ذمہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر اس کے علاوہ کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۵ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ وارث ہوگی الامۃ نور بیگم نشان انگوٹھہ۔ گواہ شد حکیم اللہ دتا امیر جماعت احمدیہ حلقہ انجمن درگانوالی خسر موصیہ گواہ شد حکیم شریف احمد خاوند موصیہ۔

نمبر ۶۴۲۸:۔ منکہ بہادر خاں ولد میاں شادی خاں قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ سعابہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت انبالہ چھاؤنی میں ملازم ہوں۔ میری ماہوار تنخواہ مبلغ بیس۲۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۸ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ساٹھ روپیہ کا سامان ایک دوکان میں میرا حصہ ہے۔ جو کہ بعد تقسیم میرے حصہ میں آیا ہے۔ اس کی فروختگی پر جو وصول ہوگا۔ اس کا بھی ۱/۸ حصہ ادا کروں گا انشاء اللہ۔ علاوہ ازیں اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی اور جائیداد وصیت کے بعد اپنی زندگی میں پیدا کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن مالک ہوگی۔ العبد: بہادر خاں سپاہی نمبر ۲۳۲۵ بی کمپنی ۱۱ پلاٹون ۱۵/۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ چھاؤنی۔ گواہ شد: میاں خدا بخش سیکرٹری مال جماعت ادرحمہ۔ گواہ شد محمد الدین عادل سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ ادرحمہ

نمبر ۶۳۱۹:۔ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب ڈار قوم جٹ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن دارالرحمت قادیان حال دارالسلام افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ ایک عدد ہار طلائی ایک جوڑی نغیسیاں طلائی ایک جوڑی بکانٹے طلائی ایک جوڑی۔ کلپ طلائی ایک عدد۔ سوئی طلائی چار عدد۔ انگوٹھیاں طلائی جس کا کل وزن گیارہ تولے ہے جس کی موجودہ قیمت ۱۲۰/ شلنگ تولہ کے حساب ۱۳۲۰/ شلنگ بنتی ہے۔ اس کے علاوہ ۱۲۰۰/ شلنگ حق مہر ہے۔ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ یعنے کل رقم ۲۵۲۰/ شلنگ بنتی ہے میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ۔

معمولی پیشگوئی نہیں بلکہ یہ تو بہت سے نشانات پر حاوی اور مشتمل نشان تھا۔ جن میں سے میں نے صرف ۱۴ نشانات کا ذکر کیا ہے او۔ ابھی بعض پہلو اور بھی موجود ہیں۔ (خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل)

قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں۔ تو وہ رقم میرے مرنے کے بعد ثابت شدہ جائیداد سے منہا ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ لیکن میرا گذارہ میرے خاوند کی آمد پر ہے

الا مۃ رشیدہ بیگم بقلم خود موصیہ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ موصیہ رشیدہ بیگم کا حق مہر مبلغ ۲۰۰/- شلنگ میرے ذمہ واجب الادا ہے۔ نذیر احمد ڈار بقلم خود۔ گواہ شد فضل کریم لون۔ گواہ شد۔ نذیر احمد ڈار سب انسپکٹر پولیس دارالسلام بقلم خود۔ گواہ شد۔ عبدالکریم ڈار۔

نمبر ۶۳۲۸ میں کہ فضل کریم ولد محمد بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن کھرڑوہ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱۵ پانچ بیگھے ۷ مرلے بارانی قیمتی مبلغ پانچسو ۵۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے (۲) میری سالانہ آمد ۱۴۴/- روپے ہے۔ میں اس کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی کرتا ہوں۔ اور اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد یا آمدن ہوئی۔ تو صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ فضل کریم بقلم خود۔ گواہ شد بقلم خود محمد حسین گواہ شد۔ عبدالعزیز پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کھرڑوہ ضلع سیالکوٹ۔

ضروری اعلان

فاطمہ بی بی صاحبہ موصیہ نمبر ۴۲۷۶ بنت مولوی محمد علی صاحب مرحوم زوجہ منشی محمد شریف صاحب گورنمنٹ پنشنر قوم پٹھان ساکن باہڈ ڈاکخانہ اجنیانوالہ تحصیل خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ بہت دیر سے لاپتہ ہیں۔ جس صاحب کو ان کی کوئی خبر ہو۔ کہ وہ کہاں رہتی ہیں۔ یا ان کے گاؤں کے آدمی یا رشتہ دار کو ان کا پتہ ہو۔ تو وہ جلد دفتر بہشتی مقبرہ قادیان دارالامان کو ان کے پورے پتہ سے مطلع فرما دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے
سبارڈینیٹ سروس کمیشن

لاہور ڈویژن میں کلرکوں کی چار عارضی اسامیوں کو پر کرنے کیلئے امیدواران کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں ان میں سے تین مسلمانوں کیلئے اور ایک سکھوں۔ ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کیلئے مخصوص ہے۔ علاوہ ازیں ۶۶ موزوں امیدواران کی ایک سال کیلئے مندرجہ ذیل تناسب سے ایک فہرست انتظار یہ مرتب کی جائیگی۔ مسلمان:۔ چالیس ۴۰۔ اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپین:۔ دو ۲۔ سکھ ہندوستانی عیسائی اور پارسی:۔ چھ ۶ عدد۔

غیر مخصوص:۔ ۱۸۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ہونی چاہئیں۔ درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹ موصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ اپریل ۴۳ء ہے تنخواہ:۔ ۶۰-۲-۵۰-۲/۱ ۲-۳۰ کے علاوہ گرانی الاؤنس جو قواعد کے ماتحت دیا جا سکتا ہے۔ کم سے کم اوصاف:۔ کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا میٹرک سیکنڈ ڈویژن جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی امتحان۔ وہ امیدواران جو ثابت کر سکیں کہ وہ چند نمبروں کی کمی کے باعث سیکنڈ ڈویژن حاصل نہیں کر سکے۔ انکو بھی زیر غور لایا جا سکتا ہے۔ عمر:۔ اٹھارہ اور پچیس سال کے درمیان اور گریجوایٹوں کی صورت میں ۲۴ سال تک۔ پوری تفصیلات چیئرمین کے نام ایک جوابی لفافہ جس پر ٹکٹ لگا ہوا اور اپنا پتہ درج ہو بھیج کر حاصل کی جا سکتی ہیں۔

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ ظہور ۱۳۲۱ھ

شعبہ تعلیم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب شہادۃ القرآن کا امتحان لیا گیا۔ اور اس کا نتیجہ مکمل کر کے ۲۲ ظہور کے الفضل میں شائع کر دیا گیا۔ کل ۲۱۰ اُمیدوار شریک ہوئے۔ جن میں سے ۲۰۳ کامیاب ہوئے۔

ہفتہ تعلیم وتلقین کے سلسلہ میں مہتمم صاحب سب کمیٹی کی میٹنگ میں شریک ہوئے۔ اور موضوع کا تقرر کر دیا گیا۔ اس کے بعد سلسلہ کے دو علماء سے اس کی چھ شقیں کروا کر اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے ترمیم کروا کر حضور کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کیا۔

تعلیم ناخواندگان کے سلسلہ میں محلہ جات سے فہرستیں طلب کی گئیں۔

مجالس قادیان:- رخصتوں اور ہنگامی کاموں کی بناء پر تعلیم کا کام بند رہا۔

دارالفضل۔ تعلیم ناخواندگان کا کام کم و بیش جاری رہا لیکن کام غیر تسلی بخش رہا۔

مسجد مبارک۔ صرف دو اراکین باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے رہے۔ مسجد فضل۔ ایک دوست کو نماز کا سبق دیا جاتا رہا۔ حلقہ مسجد اقصیٰ:۔ تعلیم ناخواندگان کے سلسلہ میں کوشش کی گئی۔ مگر خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ دارالبرکات شرقی۔ کبھی کبھی ناخواندگان کو پڑھایا جاتا رہا۔ دارالسعۃ دو خدام پڑھتے رہے۔ دارالبرکات:۔ ایک شخص کو قرآن مجید پڑھایا جاتا رہا۔

مجالس بیرونی:۔ حیدرآباد دکن۔ تعلیمی اجلاس منعقد کئے جاتے رہے۔ جن میں سلسلہ کے مخصوص مسائل کے متعلق تفصیلی اسباق دیے جاتے رہے۔ آسنور (کشمیر) تعلیم کے کام کے سلسلہ میں مساعی کا آغاز ہوا ہے۔ تعلیم کا کام ابھی شروع نہیں ہوا ہے۔ لاہور۔ حلقہ دہلی دروازہ میں ایک دوست کو نماز یاد کرائی گئی اور دو کو [illegible] پڑھایا جاتا رہا۔ لائل پور۔ دو دوستوں کو [illegible] پڑھایا جاتا رہا۔ کریام۔ ناخواندگان کو پڑھانے کی کوشش کی جاتی رہی۔ داتا زید کا۔ کام بند رہا۔ انبالہ شہر ایک ناخواندہ دوست کو باقاعدہ پڑھایا جاتا رہا۔ گوجرانوالہ۔ قرآن مجید سادہ۔ باترجمہ اور نماز باترجمہ پڑھائی جاتی رہی۔ کیرنگ۔ نائٹ سکول باقاعدہ جاری رہا ہے۔ ہر روز اڑھائی گھنٹے خدام کو پڑھایا جاتا رہا۔ اوسطاً ۲۳ آدمی روزانہ تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ناصر آباد سندھ۔ مجلس کے ماتحت اطفال کو یسرنا القرآن پڑھایا جاتا رہا۔ گھٹیالیاں۔ بعض اراکین اور اطفال کو قرآن مجید سادہ پڑھایا جاتا رہا۔ بھرتانوالہ۔ نماز باترجمہ اور اردو پڑھایا جاتا رہا۔ اوڑہ۔ نماز باترجمہ پڑھائی جاتی رہی۔ سیدانوالی۔ تمام اراکین قرآن مجید سادہ اور نماز باترجمہ جانتے ہیں۔ دو ممبران قرآن مجید باترجمہ پڑھتے رہے۔ سونگھڑہ۔ قرآن مجید سادہ سب جانتے ہیں۔ پانچ ممبران کو نماز باترجمہ پڑھائی جاتی رہی۔ علاوہ ازیں تین اور ناخواندگان کو تعلیم دی جاتی رہی۔ چک ۱۳۱ لائل پور۔ پانچ ناخواندگان کو پڑھانے کی کوشش کی جاتی رہی۔ ایک کو ایک پارہ قرآن مجید باترجمہ پڑھایا گیا۔ شملہ۔ ایک رکن کو قرآن مجید باترجمہ پڑھایا جاتا رہا۔ نئی دہلی۔ کتاب سراج منیر کے درس کا انتظام جاری رہا۔ اور امتحان کی تیاری کروائی جاتی رہی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۲ مارچ۔ کل رات انگریزی بمباروں نے جرمنی کے ایک شہر پر جس میں بڑے بڑے کارخانے ہیں کامیاب حملہ کیا۔ اور دشمن کو سخت نقصان پہنچایا۔ آج بعض جرمن جہازوں نے دریائے ٹیمز کے دہانے پر پہنچنے کی کوشش کی۔ جن میں سے کم سے کم پانچ ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔ آج لنڈن میں تھوڑی دیر کے لئے خطرے کا الارم ہوا۔ مگر جلد ہی خطرہ دور ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ کل رات جرمن ہوائی جہاز انگلستان کے شمال مشرقی کنارے پر پہنچے اور کچھ بم گرائے جن سے بہت تھوڑا جانی اور مالی نقصان ہوا۔ چار جرمن بمبار برباد کر دیئے گئے۔

نئی دہلی ۱۲ مارچ۔ ہندوستانی کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل انگریزی بیڑے کے ہوائی جہازوں نے شکاری جہازوں کے ساتھ برما میں جاپانی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ اور نیچے اڑتے ہوئے کئی جگہ بم برسائے۔ شکاری جہازوں نے مشین گنوں سے دشمن پر گولیاں چلائیں۔ دشمن کی کشتیوں اور خشکی پر اس کے اہم ٹھکانوں کی خبر لی گئی۔ تیل کے ایک ذخیرہ میں بھی آگ لگا دی گئی۔ اور ایک کشتی ڈبو دی گئی۔ اس حملہ کے بعد ہمارا صرف ایک ہوائی جہاز واپس نہیں آیا۔

ماسکو ۱۲ مارچ۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ ویازما انہوں نے خالی کر دیا ہے۔ یہ شہر سمالنسک سے ایک سو میل شمال مشرق کی طرف ہے۔ جرمنوں نے یہاں بڑی مضبوط قلعہ بندیاں کی ہوئی تھیں۔ ماسکو سے ویازما پر روسی فوجوں کے قبضہ کے متعلق کوئی سرکاری خبر نہیں ملی۔ البتہ غیر سرکاری خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل روسی فوجوں نے ویازما پر قبضہ کر لیا تھا۔ جرمن اب خارکوف پر دوبارہ قبضہ کرنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ ۹۰۰ ٹینکوں پیدل فوج کے کئی ڈویژنوں اور بہت سے ہوائی جہازوں کے ساتھ وہ حملہ کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ ٹیونیشیا سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ مرات لائن کے مغرب میں لڑائی ہو رہی ہے۔ برطانیہ کی آٹھویں فوج نے اس علاقہ میں دشمن کے ایک نئے حملہ کو روک لیا ہے۔ اس حملہ میں دشمن کو بھاری نقصان پہنچا۔ انگریزی ہوائی جہاز جنرل منٹگمری کی فوجوں کی پوری حفاظت کر رہے ہیں۔ شمالی ٹیونیشیا میں سجنان میں جرمن حملے کو روک کر انہیں بہت پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ بونا سے بیس میل مغرب کی طرف ۲۴ جاپانی ہوائی جہاز جن میں سے ۱۶ بمبار تھے۔ حملہ کرنے کے لئے آئے۔ اس پر ۱۴ جہاز یقینی طور پر برباد کر دیئے گئے۔ باقی مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ نکلے۔ نیوگنی میں اتحادی افواج نے جاپانی ٹھکانوں پر بم برسائے۔ اور مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ نیوگنی کے مشرق میں ایک جاپانی ہوائی اڈے کی خبر لی گئی۔

نئی دہلی ۱۲ مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی میں سر ضیاء الدین احمد نے تجویز پیش کی کہ ہندوستانی کارخانوں پر زور دیا جائے۔ کہ وہ ایک خاص مقدار میں سٹینڈرڈ کلاتھ ضرور تیار کیا کریں۔ مسٹر جمناداس مہتہ نے کہا کہ اس وقت سب سے اہم سوال ملک کے سامنے اناج اور کپڑے کا ہے۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن امریکن گورنمنٹ کی دعوت پر واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔ وہ لڑائی کی حالت کے متعلق امریکن افسروں سے مشورہ کریں گے۔ امریکہ لڑائی کے لئے جو زبردست کوشش کر رہا ہے۔ اسے بھی دیکھیں گے۔ مسٹر ایڈن آج سے چار ہفتہ پہلے امریکہ جانیوالے تھے۔ مگر مسٹر چرچل کی بیماری کی وجہ سے نہ جا سکے۔ سیاسی نامہ نگاروں کا خیال ہے کہ مسٹر ایڈن کا امریکہ جانا کاسابلانکا کانفرنس کا ایک قدرتی نتیجہ ہے۔

ماسکو ۱۳ مارچ۔ دو بڑی روسی فوجوں نے ویازما پر قبضہ کرنے کے بعد اب سمالنسک کی طرف پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ اس حملہ میں دشمن کے ۹ ہزار افسر اور سپاہی مارے گئے ۸۳ ٹینک بہت سی توپیں۔ ۸ ہوائی جہاز۔ ۵۶۵ لاریاں ۹۷ ریلوے انجن اور بہت سا گولہ بارود جرمن پیچھے چھوڑ گئے جو روسیوں کے قبضہ میں آیا۔ اس سے جرمنوں کا یہ دعویٰ بالکل جھوٹا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ویازما کو اپنی خوشی سے خالی کیا ہے۔ روسی فوجیں سمالنسک کو جانے والی ریلوے لائن کے ساتھ جنوب مغرب کو بڑھ رہی ہیں۔ دوسری طرف یوکرائن میں خارکوف کی لڑائی پورے زور پر پہنچ چکی ہے۔ جرمنوں نے سینکڑوں ٹینک اور پیدل فوج لڑائی میں جھونک دی ہے۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ شہر میں ۴۴ داخل ہو گئے ہیں۔ اور اب بازاروں میں لڑ رہے ہیں۔ روسیوں نے صرف اس قدر تسلیم کیا ہے۔ کہ انہیں شہر کے مغرب میں کچھ پیچھے ہٹنا پڑا ہے۔ اس دوران میں دشمن کے ۲۶ ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ گوئبلز نے ایک مضمون میں پھر یہ رونا رویا ہے کہ مشرقی مورچہ پر جرمنوں کا بڑا بھاری نقصان ہو رہا ہے۔ اس نے جرمنوں سے کہا ہے کہ گو اب موسم سرما ختم ہو رہا ہے مگر انہیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ جرمنوں کا نقصان اب کم ہو گا انہیں بہت بڑی قربانیوں کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ کل امریکی بمباروں نے شمالی فرانس میں دن دہاڑے حملہ کیا۔ ریلوے یارڈوں کے علاقوں میں بم پھٹتے دیکھے گئے۔ تین شکاری جہاز گرا لئے گئے۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ مرات لائن کے مغرب میں دشمن نے آٹھویں برطانی فوج پر جو حملہ کیا تھا وہ بالکل ناکام رہا۔ آٹھویں فوج کے ایک گشتی دستے کو لڑائی کے میدان میں دشمن کی ۱۸ ٹوٹی ہوئی گاڑیاں اور ۷ توپیں ملیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر۔